REGD. No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

لاہور

فون ۲۹۷۹

قیمت ۱ /

چندہ سالانہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۱/۲ روپے

جلد ۴/۳۸ | ہفتہ ۱۴ صفر ۱۳۷۰ھ ۲۵ نبوت ۱۳۲۹ ہش ۲۵ نومبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۷۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ نومبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان اور ہونٹ پر ورم ہے۔ کھانسی میں پہلے سے بہت فرق ہے احباب حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کیلئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۴ نومبر۔ نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت آج اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ احباب موصوف کی صحتِ کاملہ کیلئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

"اقوامِ متحدہ کو چاہیئے کہ پاکستان و ہندوستان کی بقا اور امنِ عالم کی سلامتی کیلئے مسئلہ کشمیر کو جمہوری طریق سے حل کرے"

ضرورت ہے کہ کوئی ایسا مؤثر قدم اٹھایا جائے جو ہندوستان کو مجبور کر دے کہ وہ بین الاقوامی معاہدوں کا پاس کرے اور آزادانہ رائے شماری پر آمادہ ہو جائے

(ابراہیم)

لاہور ۲۴ نومبر۔ حکومت آزاد کشمیر کے سابق صدر سردار محمد ابراہیم نے آج ایک پریس کانفرنس میں کشمیر کے متعلق موجودہ پالیسی میں مناسب تبدیلیاں کرنے پر زور دیا۔ آپ نے کہا۔ کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم رواداری کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کوئی نہ کوئی مؤثر قدم اٹھائیں۔ اور ہندوستان کو مجبور کریں۔ کہ وہ بین الاقوامی معاہدوں کا پاس کرے اور آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کے ذریعہ اس مسئلہ کو خاطر خواہ طریقے سے حل ہونے دے۔ آپ نے مزید کہا۔ اگر پاکستان آئینی مجبوریوں کے پیش نظر ہندوستان کے غاصبانہ قبضہ کو ختم کرانے میں عملی حصہ نہیں لے سکتا۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ آزاد کشمیر کے لوگوں کو آزادی کی جدوجہد جاری رکھنے اور اسے زیادہ قوت کے ساتھ چلانے کی اجازت نہ دی جائے آپ نے پورے یقین کا اظہار کیا۔ کہ اگر جموں و کشمیر کے مسلمانوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ تو وہ غلام کشمیر کی فاشی حکومت کا تختہ الٹانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

سلامتی کونسل کی عدم توجہی اور لیت و لعل پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے خبردار کیا۔ کہ کوریا کے مقابلے میں کشمیر کے قضیہ کو جس طرح کھٹائی میں ڈالا جا رہا ہے۔ اس سے اس ملک کے باشندوں میں اقوام متحدہ کے خلاف بددلی بڑھتی جا رہی ہے۔ اگر اس نے وقت کے تقاضوں کو نہ پہچانا اور معاملات کو اسی طرح بگڑنے دیا۔ تو پھر کشمیر کی صورتِ حال کوریا کے مسئلے سے بھی زیادہ نازک صورت اختیار کر سکتی ہے۔ اقوام متحدہ کو محسوس کرنا چاہیئے۔ کہ جموں و کشمیر کی ریاست بڑھتی ہوئی بدامنی اور بددلی کے باعث بیرونی حملے کا باآسانی شکار ہو سکتی ہے جنگی اور سیاسی اعتبار سے کشمیر کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔

بین الاقوامی صورتِ حالات!

بین الاقوامی صورتِ حال پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا۔ تبت پر چین کا قبضہ۔ نیپال کی اندرونی گڑبڑ اور ہندوستان میں امریکہ کی بڑھتی ہوئی دلچسپی یہ سب چیزیں کشمیر کے مسئلہ پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ اقوام متحدہ کو خطرہ ہے کہ اگر انہوں نے کشمیر میں مؤثر مداخلت کی اور حسب ضرورت کوئی سخت قدم اٹھایا۔ تو ہندوستان روسی بلاک میں شامل نہ ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ اپنی بین الاقوامی مصلحتوں کے پیش نظر پاکستان کے مقابلے میں ہندوستان کو زیادہ طاقتور دوست تصور کرتے ہوئے اسے پرچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ اقوام متحدہ دن بدن بے رخی اختیار کرتی جا رہی ہیں اور کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں طاقِ نسیاں کی نذر ہوتا جا رہا ہے۔

مسلم کانفرنس کے انتخابات کا مطالبہ

غلام کشمیر میں مجلس دستور ساز قائم کرنے کی ہندوستانی تجویز کو صریح دھوکہ سے تعبیر کرتے ہوئے آپ نے حیرت کا اظہار کیا۔ کہ سلامتی کونسل نے انصاف کی آنکھ بند کرتے ہوئے اس خطرناک اقدام کا کوئی نوٹس نہیں لیا ہے حالانکہ اس کا مقصد کشمیر کے چالیس لاکھ مسلمانوں کی تمناؤں پر پانی پھیرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ آخر میں آپ نے اقوام متحدہ سے اپیل کی۔ کہ وہ پاکستان و ہندوستان کی بقا اور امنِ عالم کی سلامتی کی خاطر صورتِ حال کی نزاکت کا پورا پورا احساس کریں۔ ※

پندرہ افراد جل مرے!

گڑھ مکتیشور۔ ۲۴ نومبر۔ کل تیسرے پہر گڑھ مکتیشور کے میلے میں آگ لگ گئی۔ ۱۵۔ افراد جل کر راکھ ہو گئے۔ اور دو بری طرح زخمی ہوئے۔

※ اور کشمیر کے قضیہ کو جمہوری طریق پر حل کر کے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔

کانفرنس کے اختتام پر آپ نے تحریک کی۔ کہ جمہوریت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے آزاد کشمیر میں مسلم کانفرنس کے نئے انتخابات منعقد کئے جائیں۔ تاکہ وہی لوگ رہنمائی کے لئے آگے آئیں۔ جو کہ صحیح معنوں میں عوام کے نمائندے ہوں۔ (اسٹاف رپورٹر)

پاکستان کے برآمدی محصول میں اضافہ

کراچی ۲۴ نومبر۔ آج حکومت پاکستان کے ایک غیر معمولی گزٹ میں کپاس کا برآمدی محصول بڑھا کر ۲۰۰ روپے فی گانٹھ کر دیا گیا ہے۔ جس کا وزن ۴۰۰ پونڈ ہوگا۔ آج اس گزٹ سے پہلے تیسرے پہر اسمبلی نے اس سلسلے میں ایک بل پاس کیا۔ مسٹر فضل الرحمٰن وزیر تجارت نے اس اضافے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا۔ بیرونی منڈیوں اور پاکستانی منڈی کے صحیح توازن و تقابل کے بعد یہ اقدام اٹھایا گیا ہے۔

جنگِ کوریا

ٹوکیو ۲۴ نومبر۔ آج برطانیہ۔ امریکہ اور جنوبی کوریا کی فوجوں نے جنگ کوریا کو ختم کرنے کیلئے مشترکہ حملہ بول دیا۔ اور شمال مغربی محاذ پر کوئی ایک لاکھ فوج جنگ میں جھونک دی۔

لندن ۲۴ نومبر۔ جنوری ۱۹۵۱ء میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ برطانیہ اس میں مسئلہ کشمیر کو جلد از جلد حل کرانے کی کوشش کریگا۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی اہلیہ بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین! جمال الدین گل۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان و ہندوستان میں مغویہ عورتوں کی بازیابی کی رفتار!

کراچی ۲۴ نومبر۔ آج ایوان پارلیمان میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے بتایا کہ ابھی ملتِ اسلامیہ کی ۲۰ ہزار ۸۰۰ بدنصیب بیٹیاں ہندوستان میں ہیں۔ پاکستان میں ایسی برآمد کی جانے والی بدنصیب خواتین کی تعداد ۷ ہزار ہے۔ آپ نے کہا پاکستان سے عورتوں کی بازیافتگی کی رفتار ۷ء۴۰ فیصدی اور ہندوستان سے ۳۱ رہی ہے۔ ہندوستان سے عورتوں کی بازیافتگی کی رفتار میں کمی کی وجہ بتاتے ہوئے آپ نے کہا۔ وہاں حکومت نے امداد کیلئے معقول پولیس فورس نہیں دی۔ اس کے علاوہ چھوٹے سرکاری ملازم کما حقہ تعاون نہیں کرتے۔

پاکستان اور ترکی کی زیر قیادت مسلم بلاک کی تجویز

دمشق ۲۴ نومبر۔ ترک اخبار "ظفر" نے لکھا ہے کہ ترکی اور پاکستان کی زیر قیادت تمام اسلامی ممالک کا ایک بلاک قائم ہونا چاہیئے۔ اخبار مذکور کا کہنا ہے۔ کہ اس منصوبے کے ماتحت ایک ایسا محاذ قائم ہو جائیگا۔ جو مشرق قریب و مشرق وسطیٰ میں امن و استحکام کا ضامن ہوگا اور اگر عرب ممالک اپنے اختلافات مٹا دیں تو اس اہم اقدام کو قطعاً ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ (رسار)

دُور دُور سے

برسبین ۲۴ نومبر۔ ایشیائی اشتراکیت کی رفتار سے اندیشہ ناک ہو کر آسٹریلیا نے پاکستان اور ہندوستان سے قریب تر فوجی اور سیاسی تعاون طلب کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے آسٹریلیا چاہتا ہے کہ ان کی نہ ختم ہونے والی آدمیوں کی طاقت اور آسٹریلیا کے صنعتی امکانات کو ملا کر ایک مضبوط دفاعی نظام طیار کیا جائے۔

لندن ۲۴ نومبر۔ اگلے دن یہاں ۴ پاکستانی، آٹھ دن میں ۱۲ ہزار میل کا سفر کر کے بغیر کسی غیر معمولی واقعہ کے پہنچ گئے انہوں نے راستے میں طہران۔ بغداد۔ دمشق۔ بیروت۔ عمان۔ قاہرہ۔ انقرہ۔ استنبول۔ یونان۔ البانیہ۔ اٹالیہ۔ سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی۔ ڈنمارک۔ سویڈن۔ ناروے۔ بلجیم اور ہالینڈ میں قیام کیا یہ سیاح امریکہ اور کینیڈا بھی جائیں گے۔

نیویارک ۲۴ نومبر۔ کل یہاں دو گاڑیوں کے ٹکرا جانے سے ایک ایسا حادثہ وقوع میں آیا جس کی امریکی تاریخ میں مثال نہیں مل سکتی۔ اس تصادم سے ۷۰ مسافر ہلاک اور ۱۳۲ زخمی ہوئے دونوں گاڑیوں میں ایک ہزار مسافر سوار تھے۔

واشنگٹن ۲۴ نومبر۔ کل امریکی شعبہ انصاف نے الزام لگایا۔ کہ امریکی کمیونسٹ پارٹی کو سوویٹ یونین سے امداد مل رہی ہے۔ چنانچہ پارٹی کے پرائیویٹ حسابات کی جانچ پڑتال کرنے اور اس کی رکنیت کے فارموں کا جائزہ لینے کے احکام جاری کر دیئے گئے۔

رکسول ۲۴ نومبر۔ ہندوستان اور نیپال کے مابین جو ٹریفک دیر سے معطل تھا۔ بیر گنج کے لئے دوبارہ معمول کے مطابق بحال کر دیا گیا۔

لندن ۲۴ نومبر۔ برطانیہ نے ستمبر کے مہینہ میں ۲۶۷۰۰ موٹر کاریں اور ۹۰۰۰ تجارتی گاڑیاں۔ ایک کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کی مالیت کی برآمد کیں۔

رنگون ۲۴ نومبر۔ برما کے سرحدی حکام نے حکومت کو اطلاع دی ہے۔ کہ برما کی سرحدوں پر مسلح چینی آزادانہ گشت لگا رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۴ نومبر۔ امریکہ نے روس کو زبردست تنبیہہ کی ہے۔ کہ اگر اس نے آسٹریا کے معاہدے کی اسی طرح بے حرمتی کی تو اس کے نتائج از حد خطرناک ہوں گے۔

فارموسا ۲۴ نومبر۔ کل چینی نیشنلسٹوں نے ۶ اعلیٰ حکام کو خفیہ کمیونسٹ سرگرمیوں کے الزام میں پھانسی دے دی۔ ان میں ۲ جرنیل ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوائف ربوہ

ڈاکٹر زاہد حسین صاحب گورنر سٹیٹ بنک کی ربوہ میں تشریف آوری

ربوہ ۲۰ نومبر۔ آج عصر کے وقت محترم ڈاکٹر زاہد حسین صاحب گورنر سٹیٹ بنک آف پاکستان ربوہ تشریف لائے۔ ان کے اعزاز میں چائے کی دعوت دی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی اس دعوت میں شریک تھے۔ حضور کے علاوہ گیارہ مبلغین اسلام نے بھی شرکت کی۔ چائے کے بعد سابق امام مسجد لنڈن چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل اعلےٰ مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ ہم اہالیان ربوہ آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ جس طرح آپ پاکستان کو مضبوط بنا کر اسلام کا نام روشن کرنے میں کوشاں ہیں اسی طرح احمدیہ جماعت تبلیغ کے ذریعہ اسلام کے نام کو دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ اور تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ ہم پاکستان کے استحکام کے لئے بھی کوشاں رہتے ہیں یہاں بیٹھے ہوئے گیارہ مبلغ ہیں جو عنقریب مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے جانے والے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ باوجودیکہ ہمارے ذرائع وسیع ہیں لیکن ہمیں وہ کارکن حاصل نہیں جو آپ کی جماعت کو حاصل ہیں۔ ہمیں آپ لوگوں کی قربانیوں سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ ڈاکٹر صاحب نے جماعت احمدیہ کی ان خدمات کو سراہا جو وہ ملک کے لئے سرانجام دے رہی ہے۔ اس کے بعد آپ لائل پور تشریف لے گئے۔

۲۔ مبلغین کے اعزاز میں دعوت چائے

۲۱/۱۱/۵۰ کو وکالت تبشیر کی طرف سے ہالینڈ جانے والے مبلغین یعنی مولوی غلام احمد صاحب بشیر مولوی فاضل اور مولوی ابوبکر صاحب ایوب کے اعزاز میں چائے کی دعوت دی گئی۔ اس دعوت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی۔

چائے کے بعد مسٹر عبدالرشید صاحب امریکی نومسلم نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ مسٹر عبدالرحیم صاحب امریکی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ مولوی نور الحق صاحب انور مولوی فاضل نے ایڈریس پیش کیا۔ مولوی غلام احمد صاحب بشیر اور مولوی ابوبکر صاحب ایوب نے ایڈریس کا جواب دیا۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی حضور نے اپنی تقریر میں فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا تعالےٰ نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ یاتون من کل فج عمیق آج ہم اپنی آنکھوں سے یہ وعدہ پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ کہ امریکہ سے دو دوست صرف دین سیکھنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ حضور نے وکالت تبشیر کو توجہ دلائی۔ کہ مبلغین کے لئے ایک پروگرام تیار ہونا چاہیئے۔ تا ان کا وقت ضائع نہ ہو۔ اور بے کاری کی عادت نہ ان کو پڑ جائے۔ تا اس پروگرام کے مطابق کام کر کے وہ دین اور دنیا کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ہو سکیں

حضور نے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ پارٹیاں ایسے وقت رکھی جایا کریں۔ جو وقت نماز کے وقت سے نہ ٹکرائے۔ تا نمازیں اپنے اوقات پر ادا ہوں۔ اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ اور جلسہ ختم برخاست ہوا۔

عبادت، دعا اور اسلامی شعائر کی پابندی احمدی نوجوانوں کا امتیازی نشان ہونا چاہیئے

لاہور ۲۳ نومبر آج نماز عشاء کے بعد فضل عمر ہوسٹل کے طلباء کو خطاب کرتے ہوئے محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے فرمایا۔ عبادت۔ دعائیں اور اسلامی شعائر کی پابندی جماعت احمدیہ کا ایک امتیازی نشان ہے۔ احمدی نوجوانوں کو بھی اسی طرح اس نشان کو قائم رکھنا چاہیئے جس طرح ان کے بزرگوں نے اسے قائم رکھا ہے۔

آپ نے قرآن مجید حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مختلف ارشادات کی روشنی میں ذکر الٰہی اور دعاؤں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ دعاؤں کا میدان آج جماعت احمدیہ کے لئے خالی پڑا ہے۔ کیونکہ سوائے ہمارے کسی کو بھی آج تبولیت دعا پر یقین نہیں ہے یہ ہماری انتہائی بدقسمتی ہوگی اگر ہم بھی اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔

محترم خانصاحب موصوف نے یہ تقریر فضل عمر ہوسٹل یونین کے زیر اہتمام فرمائی۔ تقریر سے قبل چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے نے طلباء سے تعارف کراتے ہوئے آپ کی ان دینی خدمات کو سراہا جو تبلیغی اور تنظیمی میدان میں آپ نے سرانجام دیں۔

اس موقعہ پر ہوسٹل یونین کی طرف سے آپ کے اعزاز میں دعوت طعام بھی دی گئی جس میں صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے بھی شرکت فرمائی۔ (نامہ نگار)

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

هُوَ النَّاصِرُ — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام جماعت احمدیہ کے نام

—رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ—

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر جماعت میں جمعہ کے خطبہ سے پہلے امام اسے پڑھ کر سنایا کرے

(۱) آپ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سپرد اسلام کی آبیاری کا کام اللہ تعالےٰ نے کیا ہے۔

(۲) آپ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ساٹھ سال سے اس کام کو ہر قسم کی قربانی کر کے کیا ہے۔

(۳) آپ وہ ہیں جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا مثیل قرار دیا ہے۔

(۴) آپ وہ ہیں کہ جنہوں نے درجنوں ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کر کے اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے۔

(۵) آپ وہ ہیں کہ دشمن بھی آپ کے اس کام کی تعریف کرنے پر مجبور ہوتا چلا آیا ہے۔

(۶) آپ کے اس کام کی وجہ سے باوجود تھوڑا اور غریب ہونے کے لوگ آپکو بڑا اور امیر سمجھتے ہیں

(۷) آپ نے پندرہ سال اسلام کی خدمت کے لئے خاص بوجھ اٹھایا ہے۔

(۸) اب سولھویں سال میں کسی نہ کسی غفلت یا گناہ کی وجہ سے آپکی قربانی میں ایک خطرناک کمی پیدا ہو گئی ہے

(۹) تبلیغ رک رہی ہے مشن بے کار ہو رہے ہیں مرکز معطل ہو رہا ہے۔

(۱۰) اسلام اور احمدیت کے سپاہیو! ابھی وقت ہے اٹھو اور اس عارضی غفلت کے پردوں کو چاک کر کے رکھدو

(۱۱) تحریک جدید کے سولھویں اور چھٹے سال کے چندے فوراً ادا کر کے دنیا کو بتا دو کہ آپ اب بھی زندہ ہیں

(۱۲) میری جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا۔ اب کہ میں بیمار اور کمزور ہوں آپ کا فرض ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ میرا بوجھ اٹھائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ۲۶ نومبر بروز اتوار بعد دوپہر ۳ بجے سے ۵ بجے تک وائی ایم۔ سی۔ اے ہال میں منعقد ہوگا۔ داخلہ بذریعہ پاس ہوگا۔ جو کہ صدر صاحبان حلقہ جات اور خاکسار سے بمندرجہ ذیل پتہ پر یا بیرونی ہال کے گیٹ پر ہی مفت مل سکتا ہے۔

سلطان محمود شاہد تعلیم الاسلام کالج لاہور

اعلان منجانب دار القضاء

متنازعات کے سلسلہ میں بعض احباب لکھ رہے ہیں کہ جلسہ سالانہ پر یا اس سے قریب ترین (قبل یا بعد) کا دن سماعت کیلئے مقرر کیا جائے۔

ایسے احباب نوٹ فرمالیں کہ حسب گنجائش قبل یا بعد کی تاریخیں مقرر ہو چکی ہوئی ہیں۔ اس لئے سب احباب کی یہ خواہش پوری نہیں کی جاسکتی اور مخصوص ایام جلسہ میں تو متنازعات سننے کیلئے وقت نکالنا سخت دشوار ہے امید ہے کہ احباب اس معذوری کے پیش نظر اس کے متعلق آئندہ کچھ تحریر نہ فرمائیں گے۔ ہاں عام معلومات کے لئے دفتر ہذا ایام جلسہ میں کھلا رہیگا۔ (ناظم قضاء ربوہ)

۳۔ مبلغین کی ہالینڈ کو روانگی

۲۲/۱۱/۵۰ کو دوپہر کی گاڑی سے مولوی غلام احمد صاحب بشیر اور مولوی ابوبکر صاحب ایوب ہالینڈ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ اہالیان ربوہ نے اپنی دعاؤں کے ساتھ اسٹیشن ربوہ پر جمع ہو کر ان کو الوداع کہا۔ عبدالحمید آصف جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
۲۵ نومبر ۱۹۵۰ء

دستور پاکستان اور مولوی

ماہنامہ "طلوع اسلام" کراچی اشاعت نومبر ۱۹۵۰ء میں ایک طویل مقالہ "دستور پاکستان" کے زیر عنوان غالباً مدیر سر و بیر کا چکیدہ قلم شائع ہوا ہے۔ اس میں جہاں بعض اچھی باتیں بھی ہیں۔ وہاں بعض باتیں ایسی بھی آگئیں ہیں جو غلط ہونے کے علاوہ نہائت تعجب انگیز بھی ہیں۔ مقالہ نگار صاحب کا یہ خیال درست ہے کہ

جب ہم کہتے ہیں کہ جس اسلامی نظام کا مطالبہ مولوی صاحبان کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے وہ نظام نہ اسلامی ہے اور نہ ہی قابل عمل تو اس سے مفہوم یہ ہے کہ مولوی صاحبان کا یہ عقیدہ ہے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی کی ایک ایک نقل و حرکت کے لئے تمام فیصلے بہت پہلے ہو چکے ہیں۔ اور ان فیصلوں میں کسی قسم کا ردّ و بدل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تمام جزئی فیصلے من و عن نافذ کرنے ہونگے اور اس میں یہ سوچنے کی قطعاً گنجائش نہ ہوگی کہ یہ جزئیات اس زمانہ میں جبکہ دنیا کچھ سے کچھ ہو چکی ہے قابل عمل بھی ہیں یا نہیں۔ ان کے نزدیک یہ ناقابل تغیر فیصلے روایات اور فقہ کی کتابوں میں مندرج ہیں۔" (ص۱۷)

اگرچہ مقالہ نگار کی غرض اس سے کچھ اور ہے وہ فقہ تو کیا سنت و حدیث کے بھی خلاف ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اسلامی حکومت کے غیر مبدل اصول صرف قرآن مجید میں ہیں اور سنت تک کو بھی اسلامی دستور سازی میں نظر انداز رکھنا چاہیئے۔ مگر ہم ایک اور ہی مختلف پہلو سے سمجھتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ یہ مولوی لوگ جس قسم کا دستور بنانا چاہتے ہیں سخت غلط بنیادوں پر بنانا چاہتے ہیں۔ بلکہ اسلام کے مختلف فرق کے پیش نظر ان مولویوں کا کسی ایک مسئلہ میں بھی متفق ہو جانا ناممکنات سے ہے۔ یہ اختلاف صرف فقہ حدیث یا سنت کے اختلافات تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ خود قرآن کریم کی آیات کے مفہوم کے متعلق بھی کفر و اسلام تک کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک عالم قرآن کریم کی ایک آیت کا مفہوم عین اسلام سمجھتا ہے۔ مگر دوسرا دیسا مفہوم لینے کو کفر خیال کرتا ہے۔ آخر قرآن کریم کی آیات نے مجسم ہو کر خود تو اپنے حقیقی مفہوم پر عمل نہیں کرانا۔ مفہوم تو مختلف شارحین کا ہی اپنے اپنے مذاق کے مطابق لیا جائے گا۔ مگر متشابہات کو اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے تو اس حصہ قرآن کے متعلق بھی جس کو محکمات سمجھا جاتا ہے۔ شیعہ سنی۔ حنفی۔ اہلحدیث میں سخت اختلافات موجود ہیں۔ آخر غور کرنے کا مقام ہے کہ ان اختلافات کو کس اتھارٹی سے مٹایا جاسکتا ہے۔ اس طرح تو حدیث بھی آئے گی اور فقہ بھی آئے گی۔ اور پھر جو جنگ بے تمیزی برپا ہو گی اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ یہی اعتراض جب مودودی صاحب سے بار بار کیا گیا۔ تو آپ نے جھنجھلا کر وہ فیصلہ دیا۔ جس کا ذکر ہم الفضل میں بار بار کر چکے ہیں کہ اکثریت کی فقہ زیر عمل لائی جائے گی۔ یعنی چونکہ اسلامی قانون میں اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ اس لئے لادینی جمہوریت کا اکثریت و اقلیت کا اصول عاریتاً مانگ لیا جائے گا۔ بہر حال یورپ کی لادینی تہذیب ہی آخری حکم ٹھہرے گی۔

خیر یہاں ہم ایسے اختلاف کی ایک اور مثال پیش کرتے ہیں۔ جس قسم کے اختلافات صرف قرآن کریم کو ہی اصولی غیر مبدل قانون بنانے والوں کے درمیان بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ خود مقالہ نگار اسی مقالہ میں اسلامی آئیڈیالوجی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ نظام ربوبیت اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے۔ کہ تمام ذرائع پیداوار یعنی رزق کے سرچشمے مملکت کی ملکیت ہوں کسی فرد کی ملکیت نہ ہوں۔" (منہ)

اب نہ صرف ہمارے نزدیک بلکہ تمام علمائے اسلام کے نزدیک سوائے چند کیمونزم زدہ لوگوں کے اس اصول کی قرآن کریم میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ اور نہ صرف یہ قرآن کریم کی روح کے متضاد ہے۔ عقلاً بھی نہائت غلط اصول ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم تسلیم کرتے ہیں کہ غلط یا صحیح طور پر مقالہ نگار اپنے اس اصول کی بنیاد یقیناً قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیہ کریمہ پر ہی رکھتا ہے۔ اس سے کم از کم جو بات ثابت ہوتی ہے۔ وہ یہی کہ قرآن کریم کی آیات بھی سخت وجہ اختلاف ہی نہیں بلکہ بنیادی تضاد کی بنیاد بن سکتی ہیں۔ اور بنتی چلی آئی ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اگر فقہ اور حدیث کو الگ بھی رکھ دیا جائے۔ تو صرف قرآن کریم کو لے کر بھی موجودہ مولوی کسی طرح ایک متفقہ اسلامی دستور بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس کی وجہ کہ موجودہ مولوی کسی اسلامی دستور پر متفق نہیں ہو سکتے۔ یہ نہیں ہے کہ قرآن کریم میں بھی بنیادی اختلافات کی گنجائش ہے۔ اور اس لئے کوئی متفقہ دستور اسلامی بن ہی نہیں سکتا۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ علمائے اسلام کی ذہنیت ہی کچھ اتنی گر چکی ہے۔ اور ان میں خود پسندی اتنی آچکی ہوئی ہے کہ وہ فطرتاً معمولی سے معمولی اختلافات کو بھی مبالغہ کی حد تک پہنچانے کے عادی ہو چکے ہوئے ہیں۔ جو مولوی رفع یدین، آمین بالجہر اور پاجامہ ٹخنے سے اوپر ہونا چاہیئے جیسے اختلافات پر کفر و ارتداد اور واجب القتل ہونے کا فتوے دے سکتے ہیں۔ ان سے یہ امید رکھنا کہ وہ ایک اسلامی حکومت کا دستور اساسی متفقہ طور پر بنا سکتے ہیں۔ ایسا ہی ہے جیسا کہ تارکول سے یہ امید رکھنا کہ جب کمرے کی دیواروں پر اس کا کوٹ دیا جائے گا تو وہ دودھ کی طرح سفید ہو جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلامی دستور نہ کبھی پہلے دنیا میں اس طرح رائج ہوا ہے کہ چند مولوی بیٹھ کر اس کو متعین کر لیں۔ اور نہ اب ہو سکتا ہے۔ اور نہ کبھی آئندہ ہو سکے گا۔ ہر دستور کو وہی قائم کرتا ہے جو اس کو بناتا ہے۔ اسلامی دستور کا بنانے والا اللہ تعالےٰ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہی اسکو قائم بھی کر سکتا ہے۔ اسلامی دستور خلافت علیٰ منہاج نبوت کا دستور ہے۔ اور جب تک خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم نہ ہو۔ اس وقت تک اسلامی دستور بھی قائم نہیں ہو سکتا۔ اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کو صرف اللہ تعالےٰ ہی قائم کر سکتا ہے۔

مدیر "زمیندار" جواب دیں

(۱)

جو فرقے حضور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے باوجود نبی اللہ عیسےٰ علیہ السلام کے آنے کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم المرسلین کے باوجود نبی اللہ عیسےٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ان پر ایمان لاکر ان کے پیراؤ بننے کا عزم رکھتے ہیں۔ ایسے منکر ختم نبوت کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؟

(۲)

جو فرقے اپنے سوا دوسرے کسی مسلمان کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ اور اپنے فرقے کے مسلمان امام کے سوا کسی دوسرے مسلمان فرقے کے پیچھے نماز پڑھنا تو درکنار ان کے عالموں کا شرعی فتوے ہے۔ ایسا فتوے کہ جسے حرمین الشریفین کے علماء کی بھی تائید حاصل ہے کہ انہیں اپنے پیچھے بھی نماز نہ پڑھنے دی اور ان کا جنازہ پڑھنا تو ایک طرف "انہیں گاڑنے تو پینے بھی نہ جائیں۔ ان کا کفر یہود و نصاریٰ سے بدترین یقین کریں۔ اور جو انہیں کافر نہ کہے اس کے کفر میں شک کرنے والے کو بھی کافر سمجھیں۔ کیا آپ ان مسلمانوں اور ان کے علماء جس میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے علماء بھی شامل ہیں مسلمان سمجھتے ہیں؟

(۳)

جُبّے میں خدا رکھنے والے بزرگ

جن فرقوں کے بزرگ اماموں (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے یہ لکھا ہو کہ لیس فی جُبّتی سوی اللہ کہ میرے جُبّے میں اللہ (جو امام حسینؓ سے یقیناً برتر و اعلےٰ ہے) کے سوا کچھ نہیں (پیران پیر گیارھویں والے۔ قلائد الجواہر ص۲۷)

نیز فرمایا ہو

انا من وراء عقولکم فلا تقیسونی علی احد، ولا تقیسوا احداً علیّ۔

(حضرت پیران پیر گیارھویں والے فتوح الغیب ص۲۲)

میرا مرتبہ تمہاری عقلیں سمجھ ہی نہیں سکتیں۔ اور تم مجھے کسی پر قیاس نہ کرو۔ اور نہ کسی کو مجھ پر قیاس کرو" گویا حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت علیؓ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ یا دیگر بزرگان امت اور تمام خدا کے پیاروں پر واضح لفظوں میں فضیلت و برتری کا دعوےٰ ہے۔ اور اس فقرے میں کسی کا بھی استثنا نہیں فرمایا گیا۔ ایسے فرقوں کے متعلق جو اتنا بڑا دعوےٰ کرنے والے کی بزرگی کا دلی یقین کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔ آپ کا کیا نظریہ ہے۔ اور پھر ایسے فرقوں کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے۔ جن کے امام نے فرمایا ہو رأیتُ فی المنام کانی فی حجر عائشۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا وانا ارضع ثدیہا الایمن ثم اخرجتُ ثدیہا الایسر فرضعتہ فدخل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مصر ص۳۵ سطر۳

(کہ فرمایا حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضرت عائشہؓ کی گود میں ہوں۔ اور ان کے دائیں پستان کو چوس رہا ہوں پھر میں نے بایاں پستان باہر نکالا۔ اور اس کو چوسا۔ اور اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے" ایسے مسلمان فرقے جو ان بزرگوں کو امام سمجھیں جنہوں نے یہ باتیں لکھی ہیں۔ ان کے متعلق آپ کا کیا نظریہ ہے۔ "فاضل مدیر روزنامہ "زمیندار" ان سوالات کے جواب اپنے اخبار میں شائع فرما کر اپنی پوزیشن واضح کریں

خاکسار۔ منصور سابق ایڈیٹر ہفت روزہ عالمگیر کلکتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"احرار کہاں اور کہاں خدمتِ اسلام - ان کو تو فقط نوٹ سے اور ووٹ سے ہے کام" (زمیندار)

(از شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مولوی فاضل)

"پنجاب کی وہ مشہور رسوا اوار جسے "احرار" کے نام سے پکارا جاتا ہے ایک نہایت عجیب و غریب مخلوق ہے - اس کے ضابطہ قوانین کی سب سے اولین اور ضروری شقیں "بے اصولی بشکم پروری اور قومی مفاد سے غداری" ہیں. کسی زمانہ میں بھی اس عجیب الہئیت مخلوق نے مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا ہر موقعہ پر مسلمانان ہند کے دشمنوں سے ساز باز کر کے مسلمانوں کے کیس کو نقصان پہنچانے اور اسلام کو تباہ و برباد کرنے کے مشغلہ میں اپنا سارا وقت اور سارا زور صرف کیا - اول تحریک ہجرت شروع کر کے ان غریب مسلمانوں کو تباہ کرایا جو انکی جوشیلی تقریروں کے جادو میں آکر اپنا سب مال و اسباب چھوڑ کر پا پیادہ افغانستان روانہ ہو گئے تھے - پھر نہرو رپورٹ پر جو مسلمانوں کیلئے قتل کے فتوے سے کم اہمیت نہ رکھتی تھی دستخط کر کے مسلمانانِ ہند کو برباد کرنے کی کوشش کی . بعد ازاں کشمیر میں اپنی ٹانگ اڑا کر وہاں کے غریب اور مفلس مسلمانوں کے لئے وہ مشکلات پیدا کر دیں جن کا احاطہ تحریر میں لانا ناممکن ہے - ان احراریوں کی کشمیری مسلمانوں سے غداری کی وجہ سے آج کشمیر کے لاکھوں مسلمان غلاموں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں . کون نہیں جانتا کہ اگر احرار تحریک کشمیر کے وقت کشمیر میں ایجی ٹیشن برپا نہ کرتے اور کشمیریوں کو پرامن طور پر اپنے حقوق لینے دیتے تو آج کشمیر کا نقشہ بدلا ہوا ہوتا - اور وہ مصائب جو آج کشمیری مسلمان برداشت کر رہے ہیں اور وہ مشکلات جن میں سے حکومت پاکستان گذر رہی ہے ہرگز وقوع پذیر نہ ہوتیں - پھر شہید گنج ایجی ٹیشن کے وقت مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر سکھوں کا ساتھ دیا - اور اس ایجی ٹیشن کے نتیجہ میں جو لوگ مارے گئے ان کے متعلق ان کی بارگاہ سے یہ فتویٰ صادر ہوا کہ وہ حرام موت مرے ہیں" (زمیندار ۲۰ اگست ۱۹۳۵ء)

اس کے بعد وہ وقت آیا جب مسلمانانِ ہند کو ایک نازک ترین دور میں سے گذرنا پڑا - یہ تحریک پاکستان کا دور ہے - اس تحریک کی ناکامی یا کامیابی پر مسلمانوں کی موت و حیات کا انحصار تھا - اگر خدانخواستہ اس تحریک میں مسلمان ناکامیاب ہو جاتے تو آزادی ملتے وقت جو حشر ان کا ہوتا ہوتا - مگر یہ بھی صاف ظاہر تھا کہ کچھ مدت کے بعد ہندوستان سے مسلمان حرفِ غلط کی طرح نابود ہو جاتے اور اگر رہتے تو چوڑھے چماروں کی طرح - اس تحریک کی پشت پر تمام ہندوستان کے مسلمان تھے مگر احراری اور ان کے ساتھ "جماعت اسلامی" اور علماء کرام نہ صرف اس تحریک سے قطعی علیحدہ ہی رہے بلکہ اس کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا - اور اپنی پوری طاقت پاکستان کو "پلیدستان" ثابت کرنے میں صرف کر دی - ان کو ہندوؤں کی طاقت و روپیہ اور اپنے اثر و خطابت پر اتنا زبردست بھروسہ تھا کہ یہ علی الاعلان کہتے پھرتے تھے کہ "پاکستان کی پ بھی نہیں بن سکتی"

۱۹۴۶ء کا زمانہ آجاتا ہے مسلمانانِ ہند کی جدوجہد اپنے آخری اور نازک ترین مراحل پر پہنچ جاتی ہے شملہ کانفرنس کی ناکامی کے بعد تمام ملک میں عام انتخابات کا حکم دے دیا جاتا ہے - ان انتخابات کے ذریعہ یہ فیصلہ کیا جانا تھا - کہ مسلم لیگ تمام مسلمانانِ ہند کی نمائندگی کا جو دعویٰ کرتی ہے کیا وہ درست ہے؟ پاکستان بننے یا اکھنڈ ہندوستان رہنے کا انحصار صرف انہی انتخابات پر تھا - اگر واقعی احرار کو مسلمانوں کا کچھ درد ہوتا تو وہ اس نازک وقت میں مسلم لیگ سے اپنے اختلافات کو بھول کر انتخاب میں مسلم لیگ کی مدد کرتے یا کم از کم اس کے مقابلے میں آکر پوزیشن کو نازک تر نہ بنا دیتے - مگر انہوں نے محض ذاتی اختلافات کو پیش نظر رکھ کر صرف اپنے آپ کو آگے لانے کی خاطر اور اسمبلی کی سیٹیں حاصل کرنے کے شوق میں دشمنانِ اسلام سے مل کر مسلم لیگ کے خلاف الیکشن لڑنے کا فیصلہ کر لیا - اور اس غرض کے لئے انہوں نے ایسے ذلیل اور ناپاک طریق اختیار کئے جن کو سن کر بھی ایک عام مسلمان کا بھی خون کھولنے لگتا ہے - چند لوگوں نے منع بھی کیا مگر نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے - اس راز ہائے درون پردہ کا انکشاف حال ہی میں مشہور احراری کارکن اور احراریوں کے آرگن "آزاد" کے سابق ایڈیٹر جناب شورش کاشمیری نے کیا ہے وہ "بوئے گل نالہ دل دود چراغِ محفل" کے زیرعنوان احرار کی کارگذاریوں کا اس طرح ذکر کرتے ہیں :-

"میں (شورش کاشمیری) نے مولانا مظہر علی اظہر سے کہا. "جب آپ فیصلہ ہی کر چکے ہیں کہ انتخاب لڑنا ہے اور اسی غرض کیلئے آج کے جلسے کا اعلان کیا ہے ...... تو پھر یہ حیث بیث کیسی؟ البتہ ایک نکتہ ضرور قابل غور ہے - آپ نے کانگرس کی جدوجہد کے زمانے سے لے کر شملہ کانفرنس تک یہ اعلان کیا کہ احرار مسلم لیگ اور کانگرس کے درمیان جہاں تک حقوق المسلمین کے تحفظ اور تعین کا تعلق ہے کسی مسئلہ میں بھی حائل و حاجب ہونا نہیں چاہتے - تو پھر اب کے الیکشن ہی اسی نہایت سے ہو رہا ہے - آپ مسلم لیگ کے مدمقابل کیوں آنا چاہتے ہیں"

مولانا نے دھمکایا (اور فرمایا کہ) "آپ لوگ اگر مجھے بیخ و بن نکالنے کے درپے ہیں تو میرا استعفیٰ" مجھے اس سے پہلے بھی مولانا اس قسم کی دھمکیاں دے کر جیت جایا کرتے تھے اور دوستوں کو جو سیاست سے زیادہ رفاقت کے شیدائی تھے اس کے سوا کوئی اور چارہ کار نہ رہتا تھا کہ وہ سپر انداز ہو جائیں ......

مولانا مظہر علی سے مخاصمت کے باوجود مولانا حبیب الرحمٰن نے ایک دلچسپ کروٹ لی - مولانا مظہر علی ملک خضر حیات سے دوستی اور اپنی نشست کے لئے انتخاب کی رزمگاہ میں کود نا چاہتے تھے - لیکن مولانا حبیب الرحمٰن کے سامنے لیگ کو ہر ممکن طریق سے شکست دینے کا سوال تھا - انہوں نے بہت سے پہلوؤں کو ذہن میں رکھتے ہوئے مولانا مظہر علی کی تائید کی اور ان کے نقطۂ نگاہ کا ساتھ دیا

مولانا حبیب الرحمٰن جانتے تھے کہ انتخاب کے نتائج ہی آئندہ کے سیاسی نقشے میں مختلف جماعتوں کے موقف کا تعین کر سکتے ہیں - قائد اعظم کے "دعویٰ واحد نمائندگی" کو چیلنج دینے کا ایک ہی طریقہ تھا کہ غیر لیگی حضرات اسمبلیوں میں منتخب ہوں - مولانا مظہر علی - مولانا حبیب الرحمٰن کے سہارے سے خوش ہوئے لیکن راضی نہیں ہوئے کیونکہ دونوں کا ذہن اور دونوں کی مصلحتیں ایک دوسرے کے متغائر تھیں - مولانا حبیب الرحمٰن اب اس ٹوہ میں تھے کہ مولانا اظہر علی کہاں کھڑے ہیں - پہلے تو انہوں نے مولانا اظہر علی سے علیحدگی میں پوچھا کہ ملک خضر حیات سے مفاہمت کا رنگ و روغن کیا ہے - مگر مولانا تقیہ کر گئے .... مولانا مظہر علی نے کسی دوست کو بھی نہ بتایا کہ وہ شب کے جلسے میں کیا کہنا چاہتے ہیں - جلسہ کی تیاری کئی دنوں سے ہو رہی تھی - سالار معراج الدین نے رضا کاروں کی ایک زبردست جمعیت کو کلہاڑیوں یا ڈنڈوں سے مسلح کیا - ایک باقاعدہ محاذی فوج کی طرح احرار رضاکار چاق و چوبند ہو کر جلسہ گاہ کو گھیرے ہوئے تھے ...... شیخ حسام الدین صدر جلسہ تھے - مولانا مظہر علی نے ڈھائی گھنٹے تک ایک دھواں دار تقریر کی - یہ تقریر نہیں قائد اعظم اور مسلم لیگ کے خلاف ایک بہت بڑا استغاثہ تھا - مولانا نے قائد اعظم کو ہدف تنقید بنایا - انہوں نے جو کچھ کہا اس کا انتخاب سے شاذ ہی تعلق تھا - کچھ پس منظر یہ تھا - ڈان میں ایک ڈرامہ چھپا - جس میں خاکساروں اور احراریوں اور یونینسٹوں کا مضحکہ اڑایا گیا - مولانا نے اس ڈرامہ کو بنیاد ٹھہرا کر جیسا کہ "جنگی جرنیل" کوئی جواز پیدا کر لیا کرتے ہیں - اپنی حربی خطابت کا تارو پود بنا - انہوں نے ڈرامہ کے جواب میں ایک شعر کہا جس میں قائد اعظم کو کافر اعظم سے محرف کیا گیا تھا - ایک غیر ثقہ کتاب کے حوالے سے یہ بھی بیان کیا کہ قائد اعظم نے جس خاتون کو اپنے حرم میں ڈالا تھا اس سے سول میرج ایکٹ کے مطابق بیاہ رچایا تھا - علاوہ ازیں مولانا مظہر علی نے جو کچھ کہا - اس میں ایک تو مدح صحابہ کا مسئلہ تھا - دوسرا شہید گنج کا تصفیہ تھا - تیسرا واحد نمائندگی کا سوال تھا - اور چوتھا غالباً مختلف لیگی وزارتوں کے بعض رجعتی کارنامے تھے - اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک مولانا اظہر علی تقریر کرتے رہے وہ کہیں رکے نہیں ان کا بہاؤ آبشار کا بہاؤ تھا - احرار رضاکاروں کی مسلح جمعیت سے ناقدین خوف زدہ تھے - لیکن جب وہ تقریر کر چکے تو اس کے اثرات بہت ہی کمزور تھے ان پڑھ لوگ ضرور عارضی رو میں بہ گئے - مگر فہمیدہ اور سنجیدہ لوگ طبیعت پر بوجھ سا محسوس کرنے لگے" (چٹان مؤرخہ ۶ نومبر ۱۹۵۰ء)

حقیقت میں احرار کو اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہ تھا - ان کا دین و ایمان صرف پیسہ تھا جس سے ان کو پیسہ ملتا تھا اسی کی تعریف کے گن گانے لگتے تھے - اسی پیسہ کی خاطر ان کو ہزار قسم کے پاپڑ بیلنے پڑتے تھے اور یہ محض پیسہ ہی تھا جس کے حصول کی خاطر انہوں نے احمدیت کے خلاف طوفان بپا کیا - اور لوگوں کو احمدیت کے خلاف بے سروپا باتیں کر کے اشتعال دلانا شروع کیا . اس طرح سے انہوں نے عوام سے پیسے بٹورنے شروع کئے اور اپنے حلوے مانڈے کا سامان شروع کیا - مگر آخر تا بکے ڈھول کا پول کھل گیا اور چند ہی دنوں میں دنیا نے احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھ لی - یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی بھی ہوشمند انسان انکار نہیں کر سکتا -

ان کے مایہ ناز لیڈر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کے متعلق (جو آجکل ہندوستان میں ہیں - اور وہیں بیٹھے ہوئے تار ہلا رہے ہیں) شورش کاشمیری لکھتے ہیں :-

"مولانا حبیب الرحمٰن ...... اپنی تمام خوبیوں کے باوجود شہنشاہ طبیعت کے انسان تھے - انہیں لوگوں سے مانگتے ہوئے بھی کوئی جھجک محسوس نہ ہوتا تھا ...... وہ ہر دوست کی جیب کو جھنجوڑنا اپنا حق سمجھتے تھے اور اس سلسلہ میں ان کا معیار بہت فراخدلانہ تھا ...... مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے مولانا حبیب الرحمٰن سے لاہور چلنے کو کہا تو وہ عظیم الشان جلسہ اور وزراء خانہ کی ایک تھیلی چاہتے تھے"

(چٹان صفحہ ۶ - ۶ نومبر ۱۹۵۰ء)

نہ صرف یہ کہ کسی خاص شخص کی یہ عادت تھی بلکہ ساری ملتِ احرار اسی رنگ میں رنگی ہوئی تھی -

(باقی)

درخواستہائے دعا

خاکسار کی ہمشیرگان صفیہ و نصرت بعارضہ بخار بیمار ہیں - احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا جاری رکھیں -

محمد سلیم بنگلی از رتن باغ لاہور

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شانِ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم

جس قدر ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات قرآن کریم سے لکھے ہیں انہیں پر حصر نہیں بلکہ احادیث صحیحہ اور اخبار اسلامیہ کی رو سے اس تواتر سے بارش کی طرح معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ملتا ہے کہ جس سے بڑھ کر کسی نبی یا رسول کے معجزات مروی نہیں ہیں۔ بعض پیشگوئیاں ایسی ہیں کہ جن کتابوں میں وہ لکھی گئی تھیں۔ وہ کتابیں ان پیشگوئیوں کے پوری ہونے سے صدہا برس پہلے عموماً تمام اسلامی دنیا میں شائع ہو چکی تھیں اگر ہم اس جگہ ان معجزات کی تفصیل لکھیں تو وہ تمام معجزات بیس۲۰ جزو میں بھی نہیں سما سکتے اور تفصیل کی حاجت نہیں کیونکہ وہ کتابیں نہ صرف مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں بلکہ اسی پرانے زمانہ میں بعض اتفاقات حسنہ سے وہ کتابیں عیسائیوں کو مل گئی تھیں جو اب تک یورپ کے پرانے کتب خانوں میں موجود ہیں تا وہ بھی ان معجزات کے گواہ ہو جاویں پھر ما سوا اسکے ہم اس جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تاثیرات اور برکات کے بیان کرنے سے رہ نہیں سکتے جن کے تجربہ اور آزمائش کرنے والے ہم خود ہیں۔ بلکہ ہم یہ بات بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ اب تمام دنیا میں صرف ایک اسلام ہی ہے جس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ فضیلت اور خصوصیت حاصل ہے کہ وہ تازہ نشانوں اور معجزات سے اس پوشیدہ خدا کا چہرہ دکھاتا ہے جس سے دوسری قومیں بے خبر رہ کر مخلوق پرستی میں گرفتار ہو گئی ہیں اور یا یہ کہ اس کے وجود سے ہی منکر ہو بیٹھی ہیں۔ پس بلاشبہ اس زمانہ میں خدائے غیب الغیب کا چہرہ دکھلانے والا صرف یہی دین ہے نہ اور کوئی دین۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (ایضاً صفحہ ۳۰۹، ۳۰۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا افاضۂ روحانی

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفار روئے زمین دعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں اور ایک طرف میں صرف اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا مگر نہ اسلئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اسلئے کہ میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں۔ اور اسکی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اسی کے چراغ میں سے نور لیتی ہے۔ وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے۔ یعنی اس کا ظل ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیضیاب ہے خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے۔ اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے۔ مگر خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے۔ پس ایسا شخص خدا تعالےٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اسکو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اور اس کی حمایت میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے اور جب اس کی پیروی کمال کو پہنچتی ہے تو ایک ظلی نبوت اس کو عطا کرتا ہے جو نبوت محمدیہ کا ظل ہے۔ یہ اس لئے کہ تا اسلام ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ رہے اور تا اسلام ہمیشہ مخالفوں پر غالب رہے نادان آدمی جو دراصل دشمنِ دین ہے اس بات کو نہیں چاہتا کہ اسلام میں سلسلہ مکالمات مخاطبات الٰہیہ کا جاری رہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسلام بھی اور مردہ مذہبوں کی طرح ایک مردہ مذہب ہو جائے مگر خدا نہیں چاہتا۔" ایضاً صفحہ ۳۲۴، ۳۲۵

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب میں کیا تبدیلی پیدا کی

"خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو۔ اور صرف نرمی سے سمجھاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر خدا کو گالیاں نکالیں اور ان گالیوں کے تم باعث ٹھہر جاؤ۔ پس ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اسلام کے اس عظیم الشان نبی کو گالیاں دیتے اور توہین کے الفاظ سے اسکو یاد کرتے اور وحشیانہ طریقوں سے اس کی عزت اور چال چلن پر حملہ کرتے ہیں۔ وہ بزرگ نبی جس کا نام لینے سے اسلام کے عظیم الشان بادشاہ تخت سے اترتے ہیں اور اسکے احکام کے آگے سر جھکاتے اور اپنے تئیں اسکے ادنیٰ غلاموں سے شمار کرتے ہیں۔ کیا یہ عزت خدا کی طرف سے نہیں۔ خدا داد عزت کے مقابل پر تحقیر کرنا ان لوگوں کا کام ہے۔ جو خدا سے لڑنا چاہتے ہیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے وہ برگزیدہ رسول ہیں۔ جن کی تائید اور عزت ظاہر کرنے کے لئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھائے ہیں کیا یہ خدا کے ہاتھ کا کام نہیں جس نے بیس کروڑ انسانوں کا محمدی درگاہ پر سر جھکا رکھا ہے اگرچہ ہر ایک نبی اپنی نبوت کی سچائی کے لئے کچھ ثبوت رکھتا تھا۔ لیکن جس قدر ثبوت آنجناب کی نبوت کے بارے میں ہیں جو آج تک ظاہر ہو رہے ہیں ان کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔

آپ لوگ اس دلیل کو نہیں سمجھ سکتے کہ جب زمین گناہ اور پاپ سے پلید ہو جاتی ہے اور خدا کے تراز و میں بدکاریاں اور بدچلنیاں اور بیباکیاں نیک کاموں سے بہت بڑھ جاتی ہیں۔ تب خدا کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایسے وقت میں کسی اپنے بندے کو بھیج کر زمین کے فسادوں کی اصلاح کی جائے۔ بیماری طبیب کو چاہتی ہے۔ اور آپ لوگ اسباب کو سمجھنے کے لئے سب سے زیادہ استعداد رکھتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ بقول آپ صاحبوں کے وید ایسے وقت میں نہیں آیا جبکہ گناہ کا طوفان برپا تھا بلکہ ایسے وقت میں آیا۔ جبکہ زمین پر کوئی گناہ کا سیلاب نہ تھا تو کیا آپ صاحبوں کی نظر میں یہ بات قیاس سے دور ہے کہ ایسے وقت میں کوئی نبی ظاہر ہو جبکہ گناہ کا تند سیلاب ہر ایک ملک میں اپنی تیز رفتار کے ساتھ جاری ہو۔

میں نہیں امید رکھتا کہ آپ لوگ اس تاریخی واقعہ سے بے خبر ہوں گے کہ جب ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسند رسالت کو اپنے وجود سے عزت دی تو وہ زمانہ ایک ایسا تاریک زمانہ تھا کہ کوئی پہلو دنیا کی آبادی کا بدچلنی اور بدعقیدگی سے خالی نہ تھا۔ اور جیسا کہ پنڈت دیانند صاحب اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں۔ اس زمانہ میں اس ملک آریہ ورت میں بھی بت پرستی نے خدا پرستی کی جگہ لے لی تھی اور ویدک مذہب میں بہت سا بگاڑ ہو گیا تھا۔

ایسا ہی پادری ہنڈل صاحب مصنف میزان الحق جو عیسائی مذہب کا سخت حامی ایک یورپین انگریز ہے وہ اپنی کتاب میزان الحق میں لکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سب قوموں سے زیادہ بگڑی ہوئی عیسائی قوم تھی اور ان کی بدچلنیاں عیسائی مذہب کی عار اور ننگ کا موجب تھیں اور خود قرآن شریف بھی اپنے نزول کی ضرورت کے لئے یہ آیت پیش کرتا ہے۔

قد ظہر الفساد فی البر والبحر یعنی جنگل بھی بگڑ گئے اور دریا بھی بگڑ گئے اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کوئی قوم خواہ وحشیانہ حالت رکھتی ہے خواہ عقلمندی کا دعوےٰ رکھتی ہو۔ فساد سے خالی نہیں ہیں۔

اب جبکہ تمام شہادتوں سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگ کیا مشرقی اور کیا مغربی اور کیا آریہ ورت کے رہنے والے اور کیا عرب۔ کے ریگستان کے باشندے اور کیا جزیروں میں اپنی سکونت رکھنے والے سب بگڑ گئے تھے اور ایک بھی نہیں تھا جس کا خدا کے ساتھ تعلق صاف ہو اور بدعملیوں نے زمین کو ناپاک کر دیا تھا تو کیا ایک عقلمند کو یہ بات سمجھ نہیں آسکتی کہ یہ وہی وقت اور وہی زمانہ تھا جس کی نسبت عقل تجویز کر سکتی ہے کہ ایسے تاریک زمانہ میں ضرور کوئی عظیم الشان نبی آنا چاہیئے تھا۔

رہا یہ سوال کہ اس نبی نے دنیا میں آکر کیا اصلاح کی۔ اس سوال کا جواب جیسا کہ ایک مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے بارے میں دے سکتا ہے میں زور سے کہتا ہوں کہ ایسا صاف اور مدلل جواب نہ کوئی عیسائی دے سکتا ہے اور نہ کوئی یہودی۔ اور نہ کوئی آریہ۔

پہلا مقصد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عرب کی اصلاح تھی اور عرب کا ملک اس زمانہ میں ایسی حالت میں تھا کہ بمشکل کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسان تھے کونسی بدی تھی جو ان میں نہ تھی اور کونسا شرک تھا جو ان میں رائج نہ تھا چوری کرنا ڈاکہ مارنا ان کا کام تھا اور ناحق کا خون کرنا ان کے نزدیک ایک ایسا معمولی کام تھا جیسا کہ ایک چیونٹی کو پیروں کے نیچے کچل دیا جائے۔ یتیم بچوں کو قتل کر کے ان کا مال کھا لیتے تھے۔ لڑکیوں کو زندہ بگور کرتے تھے۔ شراب خواری اس قوم میں اس کثرت سے تھی کہ کوئی گھر بھی شراب سے خالی نہ تھا۔ اور قمار بازی میں سب ملکوں سے آگے بڑھے ہوئے تھے حیوانوں کی عار تھے اور سانپوں اور بھیڑیوں کی ننگ۔

پھر جب ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی توجہ سے ان کے دلوں کو صاف کرنا چاہا تو ان میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہو گئی کہ وہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے۔ اور پھر انسان سے مہذب انسان اور مہذب انسان سے باخدا انسان اور خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے محو ہو گئے کہ انہوں نے ایک بے حس عضو کی طرح ہر ایک دکھ کو برداشت کیا وہ انواع اقسام کی تکالیف سے عذاب دیئے گئے اور سخت بے دردی سے تازیانوں سے مارے گئے اور جلتی ہوئی ریت میں لٹائے گئے اور قید کئے گئے اور بھوکے اور پیاسے رکھکر ہلاکت تک پہنچائے گئے۔ مگر انہوں نے ہر ایک مصیبت کے وقت قدم آگے رکھا۔ اور بہتیرے ان میں سے ایسے تھے کہ ان کے سامنے ان کے بچے قتل کئے گئے اور بہتیرے ایسے تھے کہ بچوں کے سامنے وہ سولی دیئے گئے اور جس صدق سے انہوں نے خدا کی راہ میں جانیں دیں اس کا تصور کرکے رونا آتا ہے۔ اگر ان کے دلوں پر یہ خدا کا تصرف اور اسکے نبی کی توجہ کا اثر نہ تھا تو پھر وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو اسلام کی طرف کھینچ لیا اور ایک فوق العادت تبدیلی پیدا کر کے ان کو ایسے شخص کے آستانہ پر گرنے کی رغبت دی۔ کہ جو بیکس اور مسکین اور بے زری کی حالت میں مکہ کی گلیوں میں اکیلا اور تنہا پھرتا تھا۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

علمائے حال

علماءھم شر من تحت ادیم السماء (مشکوٰۃ)

جماعت احمدیہ کے خلاف جن علماء نے موجودہ زمانہ میں طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ ان میں اکثریت ایسے علماء کی ہے۔ کہ جن کی اندرونی تصویر نہ صرف اسلام کیلئے موجب ننگ و عار ہے۔ بلکہ عام انسانی اخلاق و تہذیب سے کبھی اسے دور کا تعلق نہیں۔ اگر یہ مولوی صاحبان حقیقت کے آئینہ میں اپنے اعمال و افعال دیکھ پائیں تو خود یہ لوگ شرم کے مارے پانی پانی ہو جائیں۔ اور انہیں اپنی ذات سے خود نفرت و حقارت پیدا ہونی شروع ہو جائے۔ مگر افسوس تو یہ ہے۔ ان کہلانے والے علماء نے کبھی سے بھی کبھی اپنے حالات زندگی کا مطالعہ نہیں کیا ان کی بد اخلاقیوں اور بد کرداریوں کے پیش نظر جب خدا تعالےٰ کے مبعوث کردہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعض کتب میں اظہار واقعہ کے طور پر بعض سخت الفاظ سے جو ان کو یاد کیا۔ تو یہ جھنجھلا اٹھے۔ اور عوام مسلمانوں کو یہ کہہ کر بھڑکانے لگے۔ کہ مرزا صاحبؑ نے علمائے اسلام کی سخت توہین کی ہے۔ حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف تحریر فرمایا تھا۔ کہ میرے مخاطب علماء سوء ہیں نہ کہ شریف علماء

جس قسم کے علماء کے متعلق حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام نے سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ ہم ان کی نسبت ۱۸ اکتوبر کے "الفضل" میں زیر عنوان "عہد حاضر کے رہنمایان دین کی زبوں حالی" ان کے اپنے احباب کی متعدد آراء درج کر چکے ہیں۔ تاہم آج کی صحبت میں بھی ہم ایک ایسے بزرگ کا قول علماء کے بارہ میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ جنہیں اسلامی دنیا عارف ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے یاد کرتی ہے آپ اپنے مکتوب عـ۳۳ میں ملا حاجی محمد صاحب لاہوری کو مخاطب کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں

"یہی لوگ علماء سوء (.... ..) اور سب لوگوں سے بد تر اور دینی چور ہیں۔ حالانکہ یہ اپنے آپ کو دین کے پیشوا سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو سب لوگوں سے اچھا خیال کرتے ہیں۔ ویحسبون انھم علی شیئٍ الا انھم ھم الکاذبون استحوذ علیھم الشیطان فانسٰھم ذکر اللّٰہ اولٰئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ھم الخاسرون (وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم کسی خیر پر ہیں۔ خبردار وہ جھوٹے ہیں۔ کہ ان پر شیطان نے غلبہ کر لیا ہے شیطان نے ان کے دلوں سے) یاد خدا کو اس نے بھلا دیا ہے۔ یہ جماعت شیطان کا لشکر ہے۔ پس خبردار ہو شیطان کی جماعت ہی زیاں کاروں میں سے ہے) ایک عزیز نے شیطان لعین کو دیکھا کہ بیکار بیٹھا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرنے اور بہکانے سے بے فکر ہو رہا ہے۔ اس عزیز نے اس سے اس کا سر پوچھا۔ اس نے کہا کہ علمائے بدعمل اس وقت اس کام میں میرے مددگار ہو گئے ہیں۔ اور مجھ کو اس کام سے فارغ کر دیا ہے۔ بیشک آج کل جو سستی اور مداہنت کہ شرعی امور میں واقع ہوئی ہے اور جو فتور کہ دین و مذہب میں ظاہر ہو رہا ہے یہ سب کچھ بد عمل عالموں کی بدی کی وجہ سے ہے۔ اور یقیناً انہیں کی بدنیتوں کا نتیجہ ہے۔"

(الوار احمانی ترجمہ اردو مکتوبات امام ربانی صفحہ ۱۲۵-۱۲۹)

وہ احراری جو آئے دن اپنی کانفرنسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات والاصفات پر یہ الزام تراشا کرتے ہیں۔ کہ آپ نے علماء زمانہ کو گالیاں دی ہیں۔ وہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ بالا قول کو بغور ملاحظہ کریں اور بتائیں کہ کیا ان کے نزدیک حضرت الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی علماء کو گالیاں دی ہیں یا اظہار واقعہ کے طور پر اصل حقیقت واضح فرمائی ہے فتدبروا

(۲) "یہ مشہور ہستی" کوئی احراری لیڈر ہی ہو

پاکستان دشمنی میں احراری لیڈروں نے کیا کچھ تخریبی کاروائیاں نہیں کیں۔ تقسیم ہند سے پہلے قائد اعظم مرحوم کا پیشکردہ مطالبۂ پاکستان احراریوں کی نظر میں محض ایک مضحکہ خیز امر تھا۔ اس سے بڑھ کر اس کی کوئی وقعت ان کے نزدیک نہیں تھی۔ پاکستان کی مخالفت میں ان کا جہاں تک بس چل سکا۔ انہوں نے مسلم لیگ کا سر توڑ مقابلہ کیا۔ علاوہ دیگر امور کے قائد اعظم کی ذات پر انہوں نے نہایت کمینے اور انسانی اخلاق سے بھی بعید حملے کئے۔ ان کے امیر شریعت مولوی سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی پسرور کی تقریر میں پاکستان کے خلاف یہاں تک بڑا بول بول دیا۔ کہ پاکستان تو ایک طرف کسی ماں نے وہ بچہ ہی نہیں جنا جو پاکستان کی "پ" تک بھی بنا سکے۔

پس اس قسم کی تعلیوں کا اگر کوئی صاحب ذکر فرمائیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ تعلیاں احراری لیڈروں کے سوا کسی اور نے نہیں کیں۔ کیونکہ یہ انہیں لوگوں کا کام ہے۔ اور شروع سے ہی یہ لوگ بلند بانگ دعاوی کرنے کے عادی ہیں۔ جنہوں نے آئندہ چل کر وہ تمام خاک میں ملا دیتے ہیں۔ چنانچہ جب شیخ حسام الدین صاحب جالندھری نے اپنے ایک مضمون میں بعنوان "خطاب بہ پاکستان" میں ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ

"ایک مشہور ہستی کلیجے بھی علم ہے۔ جس نے کبھی جالندھر شہر میں پرانے ہسپتال کے سامنے پر شکوہ وقت تلے بھرے جلسے میں پکار کہا تھا۔ کہ پاکستان ہرگز نہیں بنے گا۔ اگر پاکستان بن جائے تو آپ میرے منہ پر تھوک دیں۔ اور اگر میں پہلے مر جاؤں تو میری لاش قبر سے نکال کر آپ اس پر پیشاب کریں۔"

(رسالہ حقیقت الاسلام لاہور ماہ نومبر صفحہ ۵۵ سنہ ۱۹۴۹ء)

ان الفاظ کو پڑھ لینے کے بعد کون مسلمان ہے جو یہ باور کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ کہ یہ بڑا بول یقیناً کسی احراری لیڈر کی ہی زبان سے نکلا ہے۔ ورنہ پاکستان کا اتنا غدار اور دشمن اور کونسا انسان ہو سکتا ہے۔ جو احرار ہی تو ہیں جو پاکستان کا نام نہ پہلے سن سکتے تھے۔ اور نہ آج ان کی نظر میں پاکستان کوئی قیمتی وجود قرار دیا جا سکتا ہے۔

(۳) غیر از جماعت امام کی اقتداء میں نماز

احمدی غیر احمدی امام کی اقتداء میں کیوں نماز ادا نہیں کرتے۔ اس کا جواب احمدیہ لٹریچر میں کافی حد تک دیا جا چکا ہے۔ اس سوال کے پیش نظر گذشتہ دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کوئٹہ میں مختلف پہلوؤں کے لحاظ سے مفصل روشنی ڈالی تھی۔ (حضور کا یہ بیان الفضل ۹ اگست سنہ ء میں بھی شائع ہو چکا ہے) لیکن باوجود اس کے کہ ہماری طرف سے مذکورہ بالا سوال کا جواب معقول پیرایہ میں متعدد بار دیا جا چکا پھر بھی احراری لیڈر اپنی کانفرنس میں اسی اعتراض کو دہراتے جا رہے ہیں۔ اس سے ان کی غرض محض عوام کے جذبات کو برانگیختہ کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ اسی امر کی بناء پر وہ یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا دوسرے مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اور احمدی لوگ اسلام سے خارج ہیں اس لئے ان کو اقلیت قرار دیا جائے۔

سوال یہ ہے کہ اگر دوسروں کی اقتداء میں نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کو اقلیت قرار دیا جانا درست ہے تو پھر احراری امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کے باقی رفقاء کا کیا فتویٰ ہے۔ جماعت حنفیہ کے متعلق جن کے مفتی دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور جناب مولوی ابو البرکات سید احمد شاہ صاحب کا فتویٰ ہے کہ غیر مقلد (اہل حدیث) امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا نہ صرف ناجائز بلکہ حرام ہے۔ ہم معہ استفسار وہ فتویٰ درج ذیل کرتے ہیں لکھا ہے

"(۱) حنفی مقلدوں کے لئے کسی جاگیردار امیر غیر مقلد کو امام ..... مقرر کرنے کا شرعاً اختیار ہے یا نہ۔

(۲) حنفی مقلدین کی جماعت کے لئے غیر مقلد امام شرعاً مقرر کیا جا سکتا ہے یا نہ (۳) حنفی مقلد کی نماز غیر مقلد کے پیچھے ہو سکتی ہے یا نہ۔

اگر ہو سکتی ہے۔ تو تراویح میں کیا صورت اختیار کی جائے جب کہ امام آٹھ رکعت تراویح پر مصر ہے اور مقلدین بیس رکعت ادا کرنی چاہتے ہیں۔

الجواب:۔ غیر مقلدین منکر تقلید آئمہ دینی مبتدع اہل ہوا ہیں۔ اور بعض منکر ضروریات دین ہیں۔ ان کے اعمال و عقائد فاسدہ و کاسدہ ہیں۔ ہدایۃ الطریق و فتح المبین اور النہی الاکید ملاحظہ کرنے سے اس اجمال کی تفصیل معلوم ہو سکتی ہے۔ اہل سنت و جماعت کی نماز ان میں سے کسی کے پیچھے صحیح نہیں ہوتی۔ غیر مقلد امیر ہو یا غریب اس کو امام بنانا حرام و ناجائز ہے۔ اور نماز ان کے پیچھے بعض صورتوں میں باطل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(ہفت روزہ "رضوان" لاہور ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء)

انصاف اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ احراری لیڈر اہل سنت والجماعت کو بھی اقلیت قرار دے کر مسلمانوں سے الگ وجود قرار دیں۔ کیونکہ ان کے مفتی کا فتویٰ یہ ہے۔ کہ غیر مقلد امام کے پیچھے کسی حنفی کا نماز پڑھنا ناجائز بلکہ حرام ہے۔ اور عملاً بھی مولوی ابو البرکات سید احمد شاہ صاحب مولوی ابو یوسف محمد شریف صاحب کوٹلی لوہاراں غربی ضلع سیالکوٹ۔ مولوی محمد عمر صاحب شیخوپوری "مولوی عبد الغفور صاحب وزیر آبادی وغیرہ کئی حنفی علماء کسی صورت میں بھی غیر مقلد امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔

کیا احرار کے امیر شریعت مولوی عطاء اللہ صاحب اور ان کے ترجمان "آزاد" ہمارے دریافت کردہ امر پر کوئی روشنی ڈالیں گے۔

(خاکسار خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی مبلغ سلسلہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

حب اطہر اور حبسیر ڈب: اسقاط حمل کا مجرب علاج:۔ فی تولہ ڈیڑھ روپیہ:۔ ۸/ا مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے: ۱۲-۱۳ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

نقد و نظر

کلام محمود:۔ ہر دو حصہ مکمل سید محمد سلیم دار التجلید اردو بازار لاہور نے کتابی سائز پر شائع کی ہے ۔ کاغذ اور ظاہری ہیئت دیدہ زیب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے منظوم کلام پر مشتمل ہے ۔ حضور ایدہ اللہ کے کلام پُرتاثیر کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔ فی زمانہ ایسی مفید اور پُر تاثیر نظمیں لکھنا آپ ہی کا کام ہے افسوس ہے کہ کتاب کی لکھائی چھپائی ایسی نہیں جیسی کہ ایسے عظیم الشان کلام کے شایان شان تھی ۔ بلکہ معمولی بھی نہیں بہر حال احمدی دوستوں کے لئے اس کا خریدنا باعث ازدیاد ایمان ہوگا قیمت کتاب پر درج نہیں ناشر سے مندرجہ بالا پتہ پر طلب فرمائیں

قیام پاکستان جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریر جو آپ نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر فرمائی اس کو کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے ۔ یہ تقریر دراصل اسی تقریر کے تسلسل میں ہے جو آپ نے گذشتہ سے پیوستہ سال جلسہ ربوہ میں فرمائی تھی اور جو صیغہ نشر و اشاعت ربوہ کی طرف سے پہلے شائع ہو چکی ہوئی ہے ۔ حالیہ نمبر ۲ سید محمد سلیم پروپرائٹر دار التجلید اردو بازار نے شائع کیا ہے یہ حصہ بھی انقلاب عظیم کے متعلق انذار و بشارات پر مشتمل ہے ۔ کتاب مجلد ہے اور ظاہری ہیئت عمدہ ہے ۔ قیمت بغیر جلد ۶ر ناشر سے طلب فرمائیں ۔

یثرب لاہور جناب ابو صالح اصلاحی اور جناب بشیر احمد ارشد کے زیر ادارت لاہور سے ہر ماہ شائع ہوتا ہے ۔ جیسا کہ سرورق سے ظاہر ہوتا ہے اس کی پالیسی اسلامی ادب کا فروغ ہے ۔ جہاں تک اسلامی ادب کی اصطلاح کا تعلق ہے ۔ ہمیں اس سے اصولی اختلاف ہے کیونکہ یہ اصطلاح بھی ویسی ہی ہے جیسی کہ دوسری اسی قسم کی اصطلاحیں مثلاً اسلامی جمہوریت ۔ اسلامی آرٹ ۔ اسلامی موسیقی یا اسلامی مصوری جہاں تک مضامین اور نظموں کا تعلق ہے یہ کوشش کی گئی ہے کہ عام قسم کے آزادانہ ادیبی سے جو آجکل نوجوانوں میں رائج ہو رہی ہے الگ راہ نکالی جائے ۔ اس لحاظ سے ممکن ہے وقتی طور پر یہ ادب کچھ مفید ثابت ہو ۔ لیکن ہمارے خیال میں "ادبی ذوق" بھی اسی قسم کا بت پرستانہ جذبہ ہے ۔ جس طرح تصویر کشی یا موسیقی کے ذوق کا جذبہ اور اسلام کی سیدھی راہ سے بھٹکا سکتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے ۔ کہ ہم آرٹ کو فی نفسہٖ برا سمجھتے ہیں ۔ لیکن کسی آرٹ کو پیشہ بنانا اور اس میں اتنا انہماک رکھنا کہ جس سے زندگی کی صحیح اور اسلامی راہ سے بھٹک جانے تک کا امکان پیدا ہو جائے ہمارے خیال میں اسلامی نقطہ نظر سے صحیح نہیں ہے شراب کی طرح آرٹ میں بھی یہ برائی ہے ۔ کہ یہ بڑھتے بڑھتے مرض بن جاتا ہے ۔ ہمارا ذاتی تجربہ ہے ۔ کہ بعض لوگ جو پہلے اچھے خاصے متدین تھے آرٹ کی چاٹ کی وجہ سے "ترقی پسندی" کی انتہائی گہرائیوں میں جا پڑے ۔ ادبی قابوس سے بھی بچ نکلنا بھی بڑے دل گردہ کا کام ہے ۔ عموماً آرٹ کی دلآویزیاں نفس مضمون کے تقدس کو بھی لے ڈوبتی ہیں ۔ اس بات کے قطع نظر یثرب نفی ادارت کا اچھا نمونہ ہے ۔ لکھائی چھپائی اچھی ہے ۔ قیمت ۵/ روپے سالانہ زیادہ نہیں ۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

آپ کی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہے

وی ۔ پی کا انتظار نہ کریں ۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کریں

سالانہ قیمت ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی سات روپے ماہوار ۲/۸ روپے ۔ اس شرح مذکور کے خلاف جو رقم آئیگی ۔ اُس کی اڑہائی روپے ماہوار کے حساب سے درج کیا جائے

انگلستان میں موٹر سائیکل کی رفتار پر پابندی

لندن ۲۴ ۔ نومبر ۔ برطانیہ کی سڑکوں پر نوجوان موٹر سائیکل سواروں کی اموات کی بڑھتی ہوئی شرح سے اندیشناک ہو کر حکومت موٹر سائیکلیں بہت تیز چلانے کی ممانعت کرنے والی ہے ۔ اور غالباً تمام موٹر سائیکل سواروں کے لئے جن میں لڑکیاں بھی شامل ہیں "حلقہ دار ٹوپی" (Crash Helmet) کا استعمال لازمی قرار دیا جائے گا ۔

برطانوی نوجوانوں کی موت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے وزارت مواصلات کے پارلیمنٹری سیکرٹری لارڈ لیوکس نے بتایا ۔ کہ تین مہینوں میں ۳۹۴ موٹر سائیکل سوار اور مسافر ہلاک اور ۱۳,۵۰۸ زخمی ہوئے تھے ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ یہ اثر پذیر نوجوان سیاحت کے انعام اور تیز رفتار سواروں کی تقلید میں ایسا کرنے لگتے ہیں سو وزارت اس پر غور کرے گی ۔ کہ مشہور تیز رفتار سواروں سے کہا جائے گا ۔ کہ سڑک پر اپنی حفاظت کے متعلق ان نوجوانوں کو لیکچر دیں :۔ (رائٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ درکار ہے

عزیز مجید احمد ابن مولوی محمد صالح صاحب عرصہ ایک ماہ سے لاپتہ ہیں ۔ اگر کسی صاحب کو اُس کا پتہ ہو ۔ یا وہ خود جہاں کہیں ہوں ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں ۔ خاکسار حبیب احمد ڈسپنسر معرفت ڈاکٹر محمد منیر صاحب ریلوے روڈ لاہور

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد ۔ دکن

خوشخبری

جرمن سائیکل "کورڈز" CORDES پہنچ گئے

طویل انتظار کے بعد یہ جرمن سائیکل جو ساخت اور مضبوطی میں مارکیٹ کے کسی سائیکل سے کم نہیں ہیں ۔ پہنچ گئی ہیں ۔ مضبوطی کے علاوہ اس میں نفیس گھنٹی ۔ لیمپ پیچھے سرخ شیشہ ۔ عمدہ گدی دمچہ اوزار و بٹوا بھی موجود ہے ۔

جن احباب نے ہمارے گذشتہ اعلانات پر وہ پیشگی جمع کرا دیے ہوئے ہیں وہ اپنی بقیہ رقم ادا کر کے فوراً سائیکل منگوا لیں ۔ ایڈوانس ادا کردہ احباب کو یہ سائیکل صرف ۱۱۵/- روپے میں ملے گی ۔ نئے خریدار حضرات ۱۲۵/-/- روپے روانہ کر کے فوراً یہ سائیکل منگوا لیں

وکیل التجارت تحریک جدید

جودھامل بلڈنگ ۔ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے: چوہدری سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

زوجام عشق ۔ طاقت کی خاص دوا ۔ قیمت ساٹھ گولی پندرہ روپے ۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ میں دھاتوں کی راشن بندی کر دی جائے گی

نیویارک ۲۴ نومبر۔ امریکہ میں اسلحہ بندی کا بجٹ تیز رفتاری سے پورا کیا جا رہا ہے اور یہ امر تقریباً یقینی ہے کہ بعض اہم دھاتوں کی راشن بندی کر دی جائے گی۔ غالباً لوہا۔ تانبا اور ایلومینیم کی مکمل راشن بندی کرنی ہو گی۔ آئندہ جولائی سے شروع ہونے والے مالی سال میں امریکہ اپنے فوجی پروگرام پر .... ۱۲ ہزار پاؤنڈ سے لے کر .... ۱۲ پاؤنڈ تک صرف کرے گا۔ اس پیمانہ کے صرف اور ضروری صنعتوں کو برقرار رکھنے کے ارادہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سامان پر کنٹرول والا منصوبہ جو گذشتہ جنگ میں نافذ کیا گیا تھا اس وقت بھی ناگزیر ہے۔

امریکہ میں پیداوار کے ذمہ دار حکام نے اس سلسلہ میں کارروائی شروع کر دی ہے اور تفریح گاہوں ...... شراب خانے ریسٹورنٹوں کی تعمیر کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ (اسٹار)

چالیس لاکھ سیلاب زدگان کو دوبارہ بحال کر دیا گیا

لاہور ۲۴ نومبر۔ سیلاب زدہ اضلاع میں جو بحالیات کا کام شروع تھا وہ چھ سات ہفتے اور جاری رہیگا۔ اس وقت تک چالیس لاکھ سیلاب زدہ افراد کو چار ماہ کے اندر اندر بحال کر دیا گیا ہے۔ نواب زادہ سعید اللہ خاں فنانشل کمشنر (مال) و چیئرمین ریلیف کمیٹی نے ایک انٹرویو کے دوران میں اس امر کا اظہار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال ربیع کی فصل سال گذشتہ کی نسبت بہت ہی زیادہ اچھی ہو گی۔ آپ نے دوسری مرتبہ متاثرہ علاقہ کا دورہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب میں نے بحالیات کی ٹیموں کے لیڈروں سے ملا تو ان پر میں نے اس بات پر زور دیا کہ ان کا اصل کام اسی صورت میں ہی مکمل ہو سکتا ہے جب وہ ہر ایک انچ قابل کاشت زمین کو زیر کاشت لے آئیں گے۔ آپ نے محکمہ زراعت کو بھی ہدایت کر دی ہے کہ وہ بیج بالکل تیار رکھیں۔ اگر ضرورت ہو تو وہ مانگ پوری کر سکیں۔

پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات

کراچی ۲۴ نومبر۔ ڈاکٹر ستیا رام انڈین ہائی کمشنر نے جنہوں نے اپنے عہدے کا چارج دے دیا ہے۔ پاکستان ریڈیو سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جو غلط فہمیاں ہیں کوئی وجہ نہیں انہیں دور نہ کیا جا سکے اور ایسے طریقے اختیار نہ کئے جائیں جن سے یہ اختلاف دور ہوں۔

آپ نے نہرو لیاقت معاہدے کی کامیابی پر اظہار مسرت کیا اور کہا کہ اس معاہدے نے بہت سی مشکلات کا خاتمہ کر دیا ہے۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ دونوں ملکوں کے لیڈر نیک نیتی سے حالات کو سازگار بنانے کی کوشش کریں گے۔

کوریا کی برطانوی فوج کیلئے سرمائی لباس

لنڈن ۲۴ نومبر۔ جو برطانوی فوجیں اس وقت کوریا کی سرمائی مہم کی مشکلات سے دوچار ہیں انکو جو گرم وردی مہیا کیا جا رہی ہے اس کا وزن ۵۰ پاؤنڈ ہے جو اوسط قسم کے شہری کپڑوں سے ۲۲ پاؤنڈ زیادہ ہے۔

اس لباس میں فنی قسم کے ...... بوٹ کیچڑ اور پانی میں چلنے کے لئے بڑے چوبی قسم کے بوٹ اونی بنیان، گرمی پیدا کرنے والی ایک خاص قسم کی بنیان۔ بکھاری۔ ونی جرسی۔ ہوا سے حفاظت کرنے والا ...... واٹر کوٹ۔ کان ڈھانکنے والی ٹوپی۔ وردی کے اوپر پہننے والا ایک لبادہ اور ٹوپی وغیرہ شامل ہیں۔ ایسے اونی دستانے بھی اس میں شامل ہیں جنہیں پر اسوقت چربی استعمال نے چڑھائے جاتے ہیں جب ہاتھوں کو رائفل چلانے یا دوسرے کاموں کے لئے استعمال نہیں کرنا پڑتا۔ پیروں کی مزید حفاظت کیلئے پٹیاں بھی دی گئی ہیں۔ (اسٹار)

آبادی میں اضافہ سے ہسپانیہ کیلئے مشکلات

میڈرڈ ۲۴ نومبر ۱۹۳۰ء میں ہسپانیہ کی آبادی ۲۰,۰۰۰,۲۵۰ تھی۔ لیکن اب وہاں کی آبادی ۲۸,۰۰۰,۰۰۰ ہو گئی ہے۔ حالانکہ خانہ جنگی کے دوران میں ۵,۰۰,۰۰۰ سے زیادہ آدمی مارے گئے ہیں۔

ملک کے اقتصادی نظام کے لئے یہ اضافہ بہت تیز رفتاری سے ہوا ہے اس لئے کہ ہسپانیہ میں ضروری سامان کی بہت کمی ہے۔ زرعی پیداوار بھی بہت زیادہ کمی ہو گئی ہے اور صنعتی تکنیک میں جو تھوڑی بہت ترقی ہو سکی ہے وہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ناکافی ہے۔

ہسپانیہ کی یہ حالت اس لئے ہو گئی ہے کہ آٹھ سال سے یہاں خشک سالی رہی ہے۔ زراعت سے غفلت برت کر صنعتوں کو ترقی دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ (اسٹار)

ساڑھے پانچ لاکھ چینی فوج

ہانگ کانگ ۲۴ نومبر۔ پی کنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ لاکھوں چینی فوج مانچوریا کی سرحد پر امریکنوں کے جارحانہ حملے کا جواب دینے کے لئے مکمل طور پر بالکل تیار کھڑی ہے۔ اس فوج کی تعداد ساڑھے پانچ لاکھ بیان کی جاتی ہے۔

ہندوستانی علاقہ کے پاکستانی علاقہ سے تبادلہ کے متعلق گفت و شنید

نئی دہلی ۲۳ نومبر۔ مغربی اور مشرقی بنگال کے چیف سکرٹریوں کے درمیان ایک کانفرنس اپریل ۱۹۵۰ء میں منعقد ہوئی تھی۔ جس میں اس سوال پر غور کیا گیا تھا کہ مشرقی پاکستان میں جو ہندوستانی علاقہ کے الگ تھلگ حصے ہیں انہیں کوچ بہار کے پاکستانی علاقہ کے الگ تھلگ حصوں سے تبدیل کیا جائے۔ یہ بیان پنڈت نہرو نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ معاملہ ابھی تک حکومت مغربی بنگال کے زیر غور ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کوچ بہار میں جو پاکستانی الگ تھلگ علاقہ ہے اس کا رقبہ ۱۲،۱۵۲ ایکڑ ہے اور آبادی کا اندازہ ابھی نہیں لگایا گیا۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ ہندوستانی علاقہ کا رقبہ ۲۰,۹۵۷ ایکڑ ہے اور آبادی ۱۲,۶۰۰ افراد پر مشتمل ہے۔ ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی خاص قدم نہیں اٹھایا گیا۔

مسٹر چرچل کی قرارداد ملامت

لنڈن ۲۴ نومبر کل مسٹر ونسٹن چرچل نے ایوان عام میں کہا کہ اگر مصر کو ٹینک بھیجنے سے پہلے اس پر پارلیمنٹ میں بحث نہ کی گئی تو وہ حکومت کے خلاف ملامت کی قرارداد پیش کریں گے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر حکومت اپنا فیصلہ واپس لے اور اپنی پالیسی پر بحث کرے تو وہ اس قرارداد ملامت کو واپس لے لیں گے۔

حکومت کی طرف سے اس امر کا وعدہ کیا گیا کہ ٹینک اس وقت تک مصر کو ارسال نہیں کئے جائیں گے۔ جب تک مسٹر بیون تقریر نہ کر لیں گے

نہرو لیاقت خط و کتابت ۲۸ نومبر کو شائع کر دی جائے گی

کراچی ۲۴ نومبر معلوم ہوا ہے کہ ۲۸ نومبر کو کراچی اور نئی دہلی سے ایک ساتھ وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعظم ہندوستان کے درمیان جنگ نہ کرنے کی تجویز کے بارے میں خط و کتابت شائع کر دی جائے گی۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی طرف سے ابھی اس خط کا جواب موصول نہیں ہوا۔ جس میں پاکستان کی طرف سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس خط و کتابت کو شائع کر دیا جائے۔

برطانیہ ہندوستان کے فیصلہ سے تذبذب میں پڑ گیا

لندن ۲۴ نومبر ہندوستانی حکومت کے اس فیصلہ سے کہ وہ سہ سالہ نیپالی بادشاہ کو تسلیم نہیں کریگا برطانیہ ایک نازک صورت حالات میں مبتلا ہو گیا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ برطانوی حکومت اسبات پر رضامند ہے کہ وہ سہ سالہ نیپالی بادشاہ کو تسلیم کرے برطانوی حکومت کا یہ بھی کہنا ہے کہ رانا خاندان ریاستی امور کو تقریباً ایک سو سال سے کنٹرول کر رہا ہے۔ اور اسوقت وہ نیپال کا اصل حکمران ہے۔ نیپالی کانگریس نے جو چیلنج دیا تھا وہ ناکام ختم ہو گیا ہے اب پورا اس کا کنٹرول قائم ہے ایک ...... واقعہ بھی برطانیہ کو اس پر قائم رکھنے پر مجبور کر رہا ہے۔

مصر میں برطانیہ کیخلاف مظاہروں کی ممانعت

قاہرہ ۲۴ نومبر۔ آج مصر کے وزیر داخلہ نے برطانیہ کے خلاف مظاہروں کو بند کر دینے کا حکم دے دیا ہے۔ انہوں نے آج ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کے رو سے تمام مظاہروں کی ممانعت کر دی ہے۔ ایک بیان انہوں نے جاری کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے۔ کہ بعض تخریب پسند عناصر مظاہرین میں داخل ہو گئے ہیں اور تشدد کرنا چاہتے ہیں۔ حکومت اس قسم کی سرگرمیوں کا قلع قمع کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گی۔ کل مصر میں ہنگامی صورت حالات کا اعلان کر دیا گیا۔ آج ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ حکومت امن و امان رکھنا چاہتی ہے اور اسکی یہ خواہش ہے کہ تمام تعلیمی اداروں میں تعلیم و تدریس کا کام بلا روک ٹوک جاری ہے یہی وجہ ہے کہ حکومت نے حکم دیا ہے کہ مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے ہر قسم کی طاقت استعمال کی جائے حکومت کو توقع ہے کہ اس انتباہ کو ہی عوام کافی سمجھیں گے اور ایسی صورت پیدا ہی نہیں ہونے دیں گے جس سے صورت حالات خراب ہو اور حکومت شدید کارروائی کرنے پر مجبور ہو۔ آج اسکندریہ میں مصری پولیس نے برطانوی سفارتخانے کے سامنے مظاہرین طلبار کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی استعمال کی۔ کئی طلبا گرفتار کر لئے۔

...... ہے گورکھا فوج کی بھرتی کا معاملہ کیونکہ برطانیہ نہیں چاہتا کہ کوئی ایسی حرکت کرے جس سے گورکھوں کی بھرتی پر اثر پڑے۔